کتابخانه جامع
جامعة العلوم
معاونت پژوهش
مرکز جهانی علوم اسلامی
۱۳۸۵

مرکز جهانی علوم اسلامی
جمهوری اسلامی ایران - قم - ۱۳۵۸

مدرسه عالی فقه و معارف اسلامی

ترجمهٔ کتاب "ولایت امام علی علیه‌السلام در کتاب و سنت" به زبان اردو

برای دریافت درجه کارشناسی ارشد

در رشته فقه ومعارف اسلامی

تألیف؛ حضرت آیة الله علامه سید مرتضی عسکری دام ظله العالی

طلبه؛ محمد هاشم خان

استاد راهنما؛ حجة الاسلام والمسلمین کلب صادق اسدی

استاد مشاور؛ حجة الاسلام والمسلمین کمیل اصغر زیدی

مرداد ۱۳۸٤

کتابخانه جامع مرکز جهانی علوم اسلامی
شماره ثبت: ۴۷۸
تاریخ ثبت:

▣ مسئولیت مطالب مندرج در این پایان نامه ، به عهدهٔ نویسنده می باشد.

▣ هرگونه استفاده از این پایان نامه با ذکر منبع ، بلااشکال است و نشر آن در داخل کشور منوط به اخذ مجوز از مرکز جهانی علوم اسلامی است.

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

انتساب

اے حسین ابن علی سب پہ تیرا احسان ہے
وہی تیرا ممنون ہے جو باضمیر انسان ہے

اس کی بارگاہ میں جس نے انسانیت کو گمراہی کے چنگل سے آزاد کیا ہے۔
اس کی جناب میں جس نے اپنی مقدس تحریک سے کائنات کو منور کیا ہے۔
اس کی خدمت میں جس نے شریعت اسلام کو نئی حیات عطا کی ہے۔
اس کے حضور میں جس نے اپنے مقدس خون سے دین محمدی کے زخموں کا علاج کیا۔
اے روح نبوت محمدی اور ولایت عظمائے علوی کی جان۔
اے جوانان جنت اور تمام شہیدوں کے سید و سردار اے مولا حسینؑ روحی لک الفداء
آپؑ کی خدمت میں یہ ناچیز ہدیہ پیش کرتے ہوئے آپ کی خوشنودی اور شفاعت کا امیدوار ہوں۔

محمد ہاشم خان

تقدیر و تشکر

من لم یشکر المخلوق لم یشکر الخالق

بنده وظیفهٔ خودم می دانم که از مسئولین محترم مرکز جهانی علوم اسلامی و همین طور از مسئولین محترم مدرسه عالی فقه و معارف اسلامی تقدیر و تشکر نمایم، زیرا ایشان زمینهٔ تألیف و تحقیق را برای طلاب فراهم کرده اند تا اینکه طلاب عزیز استعدادهای نهفته خود را بروز بدهند و در راستای پژوهش و تحقیق گام بردارند.

بنده معتقد هستم که طلاب عزیز و ارجمند تا آخر عمر هر فعالیتی و تحقیق و تألیفی که انجام خواهند داد، مسئولین محترم در ثواب آن شریك خواهند بود. و نیز بنده از استاد محترم راهنما و مشاور حجة الاسلام والمسلمین آقایان کلب صادق اسدی و سید کمیل اصغر زیدی صمیمانه تقدیر و تشکر مینمایم که اینجانب را از رهنمودهای مفید خودشان مورد لطف مداوم قرار دادند.

و در پایان از خداوند منان توفیق فراوان برای همه طلاب عزیز، اساتید و مسئولین محترم و خودم خواستارم.

محمد هاشم خان

۱۳۸٤/٥/٢٥

چکیده مطالب

پـایـان نامه حاضر ترجمه ای است به زبان اردو از کتاب ارزشمند "ولایت امام علی علیه‌السلام در کتـاب و سـنّـت" از دانشـمند و محقق معاصر علامه بزرگوار سید مرتضی عسکری (دام ظله)

ایـن کتاب برای پاسخ دادن به چهار شبهه مهم پیرامون شیعه و عقاید آنها به رشته تحریر درآمده است که عنوان آن به قرار ذیل می باشد:

۱ـ چـرا در قـرآن کـریـم بـحث امامت مطرح نشده است؟ و چرا نام امام علـیؑ و أئـمـه دوازده گـانه شیعه در قرآن نیامده است؟ باوجود آنکه قرآن به بیان بسیـاری از احـکـام مسـتـحـب پرداخته است که اهمیت آن بسیار کمتر از بحث امامت و جانشینی پیامبر صلی الله علیه و آله است.

۲ـ شیـعه چگونه جانشینی امام علی علیه‌السلام و یازده فرزندش را به پیامبر نسبت می دهد؟

۳ـ شیعه برچه اساسی أئمة علیهم‌السلام را مصدر قانون گذاری در اسلام می داند؟

٤ـ شیـعه غیبت طولانی حضرت مهدی (عج) را چگونه توجیه می کند و اصلا وجود یك امام و رهبر غایب چه فوائدی برای جامعه دارد؟

در ایـن کـتـاب دانشـمند محترم علامه عسکری با دقت فراوان و قلم سحر آمیـز و بیـان شیوا و روان و بدور از هر گونه اطاله به مبارزه با این شبهات پرداخته اسـت و هر کدام را با حوصله و مستندات فراوان از منابع مورد قبول اهل سنت و

شبهه افکنان پاسخ های قاطع و روشن داده است، که جویندگان حقایق و خوانندگان با انصاف و دارای فکر و اندیشه سالم پس از مطالعه آن اقناع شده و ناگزیر به پذیرش و قبول آن می شوند.

خلاصه ای اینکه مؤلف محترم کتاب را در دو موضوع تقسم نموده اند:

در موضوع اول درجواب آقای بلوچ که سنی شدن یکی از جوانان شیعه را دلیل بر حقانیت مذهب اهل سنت قرار داده بود. چندین نامه از مستبصرین ذکر نموده است که قبلا سنی بودند و الآن به مذهب حق پیوسته اند.

و در موضوع دوم که بخش عمدهٔ کتاب به آن مربوط می باشد مباحث امامت و مهدویت را بررسی نموده است که در ضمن آن امامت در کتاب خدا و سنت پیغمبر صلی الله علیه و آله، امامت علی علیه السلام در قرآن و سنت و از دیدگاه مکتب خلفاء، امامت اهلبیت علیهم السلام از دیدگاه روایات را مورد بررسی قرار داده است و در آخر حفظ و اجراء شریعت توسط اوصیاء پیغمبر ص با ذکر اسماء بعضی از أئمة علیهم السلام بیان نمود و با ذکر کردن جایگاه حضرت مهدی ع در منابع مکتب خلفاء و برای تائید آن نوزده نفر از بزرگان اهلسنت را نام برده است، و با تأیید مسئله طول عمر حضرت نوح ع، طول عمر امام مهدی علیه السلام را ثابت کرده و بر همین مطالب کتاب را به پایان رسانده است.

در آخر، طول عمر مؤلف محترم رااز درگاه خداوند منان مسئلت می نماییم.

محمد هاشم خان

فہرست مطالب

مقدمہ.......... ۲

بلوچ صاحب کی گفتگو کا جواب.......... ۷

پہلا موضوع:

ایک شیعہ کا سنی ہونا.......... ۸

شیعہ مذہب قبول کرنے والے بعض سنی دانشوروں کے خطوط.......... ۱۰

ملک مغرب سے.......... ۱۰

ملک مصر سے.......... ۱۲

امامت ومہدویت سے متعلق بحثوں کی تحقیق.......... ۱۹

قرآن (مجید) میں امامت کا موضوع کیوں بیان نہیں ہوا ہے؟.......... ۲۰

حضرت علیؑ کا نام قرآن (مجید) میں کیوں نہیں آیا ہے؟.......... ۲۰

امامت کتاب خدا اور سنت پیغمبرؐ کی روشنی میں.......... ۲۰

پہلی تمہید: قرآن اور سنت ایک دوسرے کی تکمیل کرتے ہیں.......... ۲۲

دوسری تمہید: پیغمبر اسلام کی پیشین گوئی.......... ۲۵

تیسری تمہید: اپنے خلیفہ کے لئے رسول خداؐ کا خاص اہتمام.......... ۳۱

مکتب خلفاء کے مطابق قرآن اور سنت میں علیؑ کی امامت........................ ۳۵
بعثت کے تیسرے سال........................ ۳۵
غزوہ تبوک........................ ۳۹
پیغمبر خداؐ کی حدیثوں میں لفظ ''منّی'' کا مقصد........................ ۴۰
علوم پیغمبرؐ کے وارث........................ ۴۲
غدیر خم........................ ۴۶
رسول خداؐ نے غدیر خم میں امام علیؑ کے سر پر جو تاج امامت رکھا........................ ۵۳
اہلبیت علیہم السلام کی امامت روایات کی روشنی میں........................ ۵۵
حدیث ثقلین........................ ۵۶
اماموں کی تعداد کے بارے میں احادیث........................ ۵۹
مذکورہ حدیثوں کا خلاصہ........................ ۶۳
ان حدیثوں کی تفسیر میں علماء کی حیرت........................ ۶۵
ان حدیثوں کا واقعی مفہوم........................ ۷۳
کیوں اور کس طرح یہ حدیثیں تحریف سے محفوظ رہیں؟........................ ۷۵
مکتب خلفاء کی روایتوں میں بارہ اماموں کے نام........................ ۷۷
رسول خداؐ کے بعد امت کے بارہ اماموں کا تعارف........................ ۷۹
توریت میں بارہ اماموں کا تذکرہ........................ ۸۹
پیغمبرؐ کے اوصیاء کے ذریعہ شریعت کا نفاذ اور اس کا تحفظ........................ ۹۳
پیغمبرؐ کا اپنے اوصیاء کو شریعت اسلام کی تعلیم دینا........................ ۹۴

الف: منظم انداز میں تعلیم ۹۴
ب: رسول خداؐ کے ساتھ حضرت علیؑ کی مختلف تعلیمی نشستیں ۹۷
پیغمبر اسلامؐ کی طرف سے پہلے وصی حضرت علیؑ کو دیگر اوصیاء کے لئے (علوم الٰہی)
لکھنے کا حکم ۱۰۰
تبلیغ کی دو قسمیں ۱۰۱
آخری تعلیمی نشست ۱۰۲
پیغمبرؐ کے اوصیاء کے ذریعہ دین اسلام کی نشر و اشاعت ۱۰۴
صحیفہ یا امام علیؑ کی کتاب کا تذکرہ ۱۰۴
امام حسنؑ امام حسینؑ اور امام سجادؑ کی میراث امامت ۱۰۶
امام محمد باقرؑ کی میراث امامت ۱۱۰
امام جعفر صادقؑ کی میراث امامت ۱۱۲
امام موسیٰ بن جعفرؑ کی میراث امامت ۱۱۲
امام رضاؑ کی میراث امامت ۱۱۳
مکتب اہل بیت کے ائمہ علیہم السلام کتاب علیؑ سے استفادہ کرتے تھے ۱۱۳
مکتب خلفاء کے منابع میں امام مہدیؑ کا مقام ۱۱۹
بلوچ صاحب کی گفتگو اور اعتراضات کا جواب ۱۲۰
حضرت امام مہدیؑ کے بارے میں صحیح اور مستند روایتیں ۱۲۰
اہل سنت کے بعض وہ علماء جو امام مہدیؑ کو امام حسن عسکریؑ کا فرزند سمجھتے ہیں ۱۲۴
۱۔ محمد بن طلحہ حلبی شافعی ۱۲۴

۲۔شیخ محی الدین طائی اندلسی.......................... ۱۲۶

۳۔محمد بن یوسف قرشی گنجی.......................... ۱۳۲

۴۔گنجی شافعی.......................... ۱۳۵

۵۔جلال الدین رومی.......................... ۱۳۵

۶۔صلاح الدین صفدی.......................... ۱۳۷

۷۔جمال الدین احمد بن حسین.......................... ۱۳۷

۸۔اسعد یافعی.......................... ۱۳۷

۹۔سید علی ہمدانی شافعی.......................... ۱۳۸

۱۰۔شہاب الدین دولت آبادی.......................... ۱۳۸

۱۱۔محمد ذہبی شافعی.......................... ۱۳۸

۱۲۔ابن صباغ مالکی.......................... ۱۳۹

۱۳۔سبط بن الجوزی.......................... ۱۴۰

۱۴۔احمد بن حجر ھیثمی.......................... ۱۴۱

۱۵۔عبداللہ شبراوی.......................... ۱۴۲

۱۶۔عبدالوہاب شعرانی.......................... ۱۴۴

۱۷۔شیخ حسن عراقی.......................... ۱۴۵

۱۸۔جامی شافعی.......................... ۱۴۶

۱۹۔احمد بیہقی نیشاپوری.......................... ۱۴۸

حضرت امام مہدیؑ کی طولانی عمر.......................... ۱۴۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی خاتم انبیائہ محمد وآلہ الطاھرین والسلام علی ازواجہ امھات المومنین واصحابہ المنتجبین المیامین .

امّا بعد : ابوسلمان عبدالمنعم بلوچ صاحب کے کتابچہ کا جواب۔

جناب ابوسلمان عبدالمنعم بلوچ نے ابوعمر محمد باقر سجودی کے نام سے ایک کتابچہ شائع کیا ہے جس کا عنوان انہوں نے یہ قرار دیا ہے:

''شیعہ علماء سے پوچھیں علی کا نام قرآن میں کیوں نہیں ہے'' لہٰذا میں نے مناسب سمجھا کہ پہلے مذکورہ کتابچہ کے چند صفحات کی اصل عبارت نقل کر دی جائے اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی مدد سے اس کا مناسب جواب تحریر کیا جائے۔

مرتضیٰ العسکری

قم المقدسہ

ربیع الثانی ۱۴۲۲ھ

''اس کتاب کو پڑھیں''

اس چھوٹی سی کتاب میں بہت کچھ موجود ہے، کیونکہ یہ قرآن مجید کے جاویدانی معجزہ ہونے کو ثابت کرنے کے ساتھ ساتھ شیعہ علماء کی کم علمی اور ان کی عاجزی وناتوانی کو بھی ظاہر کرتی ہے۔ مثلاً یہ کہ شیعوں کے نقطہ نظر کے مطابق امامت اصول دین میں ہے اور اصول دین کی چوتھی اصل شمار ہوتی ہے اور وہ اس کی بہت اہمیت کے قائل ہیں، لیکن اس کے باوجود بھی قرآن مجید میں امامت کے بارے میں ایک چھوٹا سا نکتہ بھی موجود نہیں ہے جبکہ قرآن مجید نے تو ہر قسم کے مستحبات اور دین کے فروعات کو بیان کیا ہے اور شیعوں کے بڑے بڑے علماء حتیٰ کہ ''آیت اللہ خمینیؒ '' بھی عاجز ہیں کہ اتنے اہم مسئلہ ''امامت'' کے قرآن مجید میں بیان نہ ہونے کی وجہ اپنے پیروکاروں کے سامنے بیان کر سکیں اور اس سوال کا جواب دینے سے بھی عاجز ہیں کہ قرآن مجید نے امامت کے متعلق کیوں بحث نہیں کی ہے؟

لطف کی بات یہ ہے تو کہ اس کتاب کا لکھنے والا خود پہلے شیعہ تھا اور اب بھی اس کے تمام رشتہ دار شیعہ ہیں حتیٰ کہ وہ تین سال تہران کے مدارس میں دینی تعلیمات اور تربیتی امور کے موضوع پر تدریس کرتا رہا ہے۔ اور شیعہ ہونے سے پہلے ہائی اسکول سلمان فارسی جو کہ میدان محسنی تہران میں واقع ہے اس کا ہیڈ ماسٹر تھا۔ لیکن خداوند متعال کی طرف سے ہدایت وتوفیق شامل حال ہونے کی وجہ سے اب وہ مذہب باطل (شیعہ) کو ترک کر کے مذہب اہل سنت کو اختیار کر چکا ہے البتہ اپنے عقیدے کی حفاظت کی غرض سے ایران سے ہجرت کرنے پر مجبور ہوا ہے۔

یہ کتاب ان ایرانیوں کی ہدایت کیلئے بہترین تحفہ ہے جو ابھی تک اپنے مذہب کے باطل ہونے سے بے خبر ہیں۔ شیعہ حضرات کو اس کتاب کا ضرور مطالعہ کرنا چاہیے اور میں اپنے اہل سنت بھائیوں کو بھی تاکید کرتا ہوں کہ اس کتاب کا ضرور مطالعہ کریں۔

ابوسلمان عبدالمنعم بلوچ

جناب عبدالمنعم بلوچ صاحب مذکورہ کتابچہ کے صفحہ نمبر ۶/ پر تحریر کرتے ہیں: جیسا کہ ہم پہلے کہہ چکے ہیں کہ شیعوں اور اہل سنت کے مابین حدیث نبویؐ کے سلسلہ میں اختلاف ہے، یعنی یہ دونوں مذاہب ہر اس چیز میں اختلاف نظر رکھتے ہیں کہ جو حدیث سے مربوط ہے، لیکن قرآن کے بارے میں یہ دونوں مذاہب اتفاق نظر رکھتے ہیں اور ان کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے۔

اب ہمیں بھی چاہیئے اس عقلمند و ہوشیار نوجوان تاجر کی طرح قرآن کی مدد سے کہ جس میں کوئی اختلاف نہیں ہے، صحیح حدیثوں کو باطل وجعلی حدیثوں سے تمیز دیں اور (اسلام) کے حقیقی خدمت گذار کو تلاش کریں، (جو صحیح معنیٰ میں صراط مستقیم کی طرف ہدایت کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو) ہمارے پاس قرآن مجید کی شکل میں ایک واضح و شفاف میزان اور معیار وعلامت موجود ہے کہ جس کے ذریعے ہم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف نسبت دی گئی باتوں کو پرکھنے اور جھوٹ کو سچ سے تمیز دینے کی مکمل صلاحیت رکھتے ہیں۔

اب آئیں قرآن مجید کو پڑھیں اور دیکھیں کہ علی (علیہ السلام) کے بارے میں قرآن مجید کیا کہتا ہے، یعنی ان سے متعلق قرآن مجید میں کتنی آیتیں نازل ہوئی ہیں کہ جس پر مذہب شیعہ کی بنیاد رکھی گئی ہے، اور جن کے بارے میں شیعہ کہتے ہیں کہ وہ ''علیؑ'' اللہ تعالیٰ کی طرف سے انتخاب شدہ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حقیقی جانشین ہیں؟!

البتہ علی (علیہ السلام) اور ان کی امامت کے سلسلہ میں شیعہ علماء کی طرف سے ہزاروں حدیثیں نقل کی گئی ہیں اور شیعوں کے اس مدعا کی رد میں اہل سنت کی طرف سے بھی دسیوں احادیث نقل کی گئی ہیں، لہٰذا پہلے مرحلے میں، حدیث ہمارے درد کا مداوا اور اس مشکل کو حل نہیں کرسکتی، بلکہ درد کا علاج اور مسائل کا حل قرآن مجید میں ہے آیئے دیکھیں کہ آیا علیؑ کے بارے میں قرآن کچھ کہتا ہے؟

کیا امامت سے متعلق قرآن میں کچھ بیان ہوا ہے؟

کیا حسن وحسین اور مہدی (علیہم السلام) کا قرآن میں کوئی تذکرہ ہے؟ لیجئے یہ ہم ہیں اور یہ قرآن مذکورہ کتابچہ کے صفحہ نمبر ۹/ پر مرقوم ہے:

اوّلاً : اگر فرض کریں کہ تم شیعوں کی باتیں درست بھی ہوں تو اس صورت میں جو اعتراض تم ہم اہل سنت پر کرتے ہو وہی اعتراض تمہارے امام مہدی (ع) پر بھی درست ہے ، چونکہ تم (شیعوں) کے نقطہ نظر سے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بارہ اماموں کا اپنے جانشین کے طور پر تعارف کروایا۔

علی (علیہ السلام) جو کہ پہلے جانشین تھے ان کے شہید ہونے کے بعد، حسن (علیہ السلام) جانشین ہوئے ، حضرت امام حسن (علیہ السلام) کے بعد حسین (علیہ السلام) جانشین ہوئے اسی طرح مہدی (ع) تک ، لیکن (اب صورت حال یہ ہے کہ) تم شیعوں نے آج سے بارہ سو سال پہلے مہدی (ع) کو پردہ غیبت میں پہنچا کر اسلام کو جانشین کے بغیر چھوڑ دیا ہے، اور اب تو روئے زمین پر کوئی شخص بھی یہ دعویٰ نہیں کرسکتا کہ میں خدا کی طرف سے لوگوں کا رہبر وپیشوا ہوں، (ہم شیعوں سے یہ سوال کرتے ہیں کہ) اگر آپ کے امام مہدی (ع) (اپنا جانشین مقرر کئے بغیر پردہ غیبت میں چلے جائیں) تو تم ان کے اس فعل کو عاقلانہ جانتے ہو؟

اور اگر خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (اپنا جانشین معین کئے بغیر اس دنیا سے چلے جائیں) تو ان کے فعل کو عقل ومنطق سے دور جانتے ہو؟ اور نیز کتابچہ کے آخر میں صفحہ نمبر ۴۲/ پر موصوف نے اس طرح تحریر کیا ہے۔ آخری بات ....

میں (ابو عمر محمد باقر سجوری) نے ایسے ماں باپ کی گود میں آنکھ کھولی ہے کہ جو مذہب شیعہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور میں خود بھی اپنے بچپن اور جوانی کے زمانہ میں اسی مذہب

(شیعہ) سے تعلق رکھتا تھا اور شیعہ علماء کی بہت سی علمی نشستوں اور مجالس میں،شرکت کی اور ان کی بہت ساری کتابوں کا مطالعہ بھی کیا آخر کار خداوند متعال نے اپنے فضل وکرم اور قرآن کی برکت سے مجھے ہدایت فرمائی اور میں مذہب شیعہ سے دست بردار ہو گیا۔

شیعہ مذہب سے واقف : ہونے کے پیش نظر، مجھے اس بات کا خطرہ ہے کہ کچھ شیعہ علماء ہمارے سوالات اور اپنے عالم دین (خمینیؒ) کی رسوائی کا سامنا کرنے سے عاجز آکر کہیں یہ تہمت لگانا شروع نہ کردیں کہ کتاب کشف الاسرار کی طرف منسوب کیئے گئے مطالب میں سے کوئی چیز بھی اس میں موجود نہیں ہے، یا ممکن ہے اس کتاب کے پرانے اڈیشن غائب کر دینے کے بعد اسے از سر نو دوبارہ چھپوانے کی کوشش کریں،لیکن ہمیں یقین ہے کہ یہ لوگ خمینیؒ سے بہتر ہمارے سوال کا جواب نہیں دے سکتے ،اگر چہ سیکڑوں مرتبہ بھی کتاب کشف الاسرار کو از سر نو لکھتے رہیں،لیکن اس حیلہ اور مکر وفریب کے ذریعے ہمیں جھوٹا ثابت کرنے کی ضرور کوشش کریں گے تا کہ لوگوں کو اصلی موضوع سے دور رکھتے ہوئے مزید کچھ مدت کیلئے انہیں گمراہی وضلالت میں باقی رکھنے میں کامیاب ہو جائیں۔

ہم قارئین محترم سے تقاضا کرتے ہیں کہ اگر ان کی طرف سے اس قسم کا کوئی مکر وفریب دیکھیں تو اصلی موضوع سے دور نہ ہوں اور ان سے درج ذیل سوالوں کا جواب دریافت کرنے پر اصرار کریں۔

قرآن میں حضرت علی (علیہ السلام) کا نام کیوں نہیں آیا ہے؟

قرآن میں امامت کا موضوع کیوں بیان نہیں ہوا؟

اس تنقیدی کتابچہ کا خلاصہ یہیں تمام کر رہے ہیں۔

عبد المنعم بلوچ صاحب کی گفتگو کا جواب

بلوچ صاحب کی گفتگو میں، ایسے موضوع ذکر ہوئے کہ ہیں جن کے بارے میں غور وفکر اور تحقیق کرنا ضروری ہے۔

پہلا موضوع: ابو عمر محمد باقر سجودی ایک ایسا جوان ہے کہ جو کبھی شیعہ تھا، لیکن اب وہ سنی ہو چکا ہے۔

دوسرا موضوع: اس (سجودی) نے ایک کتابچہ شائع کیا ہے کہ جس میں امامت و مہدویت سے متعلق درج ذیل مطالب ذکر کئے ہیں۔

پہلا مطلب: قرآن میں علی (علیہ السلام) کا نام کیوں نہیں آیا ہے؟

قرآن میں امامت، بالخصوص علی (علیہ السلام) کی امامت کا تذکرہ کیوں نہیں ہوا؟

دوسرا مطلب: شیعہ کس دلیل کی بنا پر علی (علیہ السلام) اور ان کے گیارہ فرزندوں کی جانشینی کی نسبت پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف دیتے ہیں؟

تیسرا مطلب: شیعہ کس دلیل کی رو سے بارہ اماموں کو اسلام میں قوانین بنانے اور انہیں نافذ کرنے کا مصدر ومنبع سمجھتے ہیں؟

چوتھا مطلب: شیعوں نے حضرت امام مہدی (ع) کی طولانی غیبت کا دعویٰ کر کے اسلام کے کارخانہ کو معطل اور اسے جانشین وپیشوا کے بغیر چھوڑ دیا ہے۔ انشاء اللہ ہم اپنی آئندہ بحثوں کے ذیل میں انہیں موضوعات اور مطالب کے سلسلہ میں مفصل بحث وتحقیق کریں گے۔

پہلا موضوع

ایک شیعہ کا سنی ہونا

ایک شیعہ کا سنی ہونا؛ یعنی ابوعمر محمد باقر سجودی، جو ایک شیعہ جوان تھا اور اب وہ سنی ہو چکا ہے۔

ابو سلمان عبد المنعم بلوچ صاحب:

آپ نے تحریر کیا ہے کہ ایران میں ایک شیعہ ناتجربہ کار جوان نے کہا ہے کہ میں پہلے شیعہ تھا اور اب سنی ہو چکا ہوں، تو میں آپ کی اس گفتگو کے جواب میں کہتا ہوں۔

پہلے تو یہ کہ کیا اس جوان نے (اپنے شبہات دور کرنے کی غرض سے) کسی ایک شیعہ عالم دین کی طرف رجوع کیا ہے اور اسے کوئی اطمینان بخش جواب نہیں دیا گیا ہے؟

دوسرے یہ کہ چنانچہ آپ اس ناتجربہ کار جوان کے قول وفعل کو دلیل بنا کر بطور سند پیش کر رہے ہیں تو بہتر ہے میں بھی اس کے مقابلہ میں یہ بات آپ کے گوش گذار کر دوں کہ مصر، سوڈان، الجزائر اور دوسرے ممالک کے بہت سے علماء و دانشور حضرات اور یونیورسٹیوں کے اساتذہ کرام جو مجھ حقیر کی تالیف کردہ کتابوں کو پڑھنے اور ان کا مطالعہ کرنے کی وجہ سے، شیعہ ہو چکے ہیں اور انہوں نے مجھے خطوط بھی ارسال کئے ہیں (۱) لہٰذا آپ کی توجہ مبذول کرانے کی غرض سے ان میں سے بطور نمونہ چند خطوط پیش خدمت ہیں۔

---

(۱)۔ آپ کی طرف سے ایک ناتجربہ کار شیعہ جوان کے سنی ہونے کو بطور سند پیش کرنے کی وجہ سے انشاء اللہ تعالیٰ ہم بھی مذہب شیعہ کو اختیار کرنے والے حضرات کی طرف سے ارسال کئے گئے خطوط کو مستقل طور پر شائع کریں گے۔

شیعہ مذہب قبول کرنے والے بعض سنی دانشوروں کے خطوط

(۱) ملک مغرب سے بھیجے گئے ایک خط کا ترجمہ

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین ،والصلاۃ و السلام علی رسولہ خاتم النبیین وعلی اھل بیتہ الطاھرین وعلی اصحابہ الابرار الاخیار وجمیع عباداللہ الصالحین التابعین الی یوم الدین.

اما بعد : درود وسلام اور اللہ کی رحمتیں و برکتیں ہوں ہمارے سید وسردار شیخ الاسلام ''مرتضی عسکری'' پر، کچھ عرصہ پہلے میرا ان لوگوں میں شمارہ ہوتا تھا کہ جنہیں لفظ (شیعہ) سے انتہائی نفرت ہے اور میں بھی بیجا بدگمانیوں اور نفرتوں کی بنا پر شیعوں سے گریز کرتا تھا اور یہ سمجھتا تھا کہ شیعہ ایک ایسا گمراہ فرقہ ہے کہ جس نے قرآن میں تحریف کی ہے اور وہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بڑے اور نمایاں صحابہ کرام کے منکر ہیں اور ان پر مختلف قسم کے الزامات لگاتے ہیں اور ایسی ایسی باتیں ان کی طرف منسوب کرتے ہیں کہ جنہیں کوئی ان کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا اور وہ کسی لحاظ سے بھی درست نہیں ہیں!

اس سلسلہ میں یہ عرض کردینا مناسب سمجھتا ہوں کہ میں نے (مولانا احسان الہی) کی کتاب (الشیعہ و السنۃ) کو پڑھا تو مجھے یقین ہوگیا کہ اس شخص کی بات تمام باتوں سے بہتر